بسم اللہ الرحمن الرحیم

سہارے سے کھڑے ہونے والے شخص کی امامت کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک امام صاحب جامع شرائط ہیں، البتہ ان کو پٹھوں کی کمزوری کا مسئلہ ہے، وہ چلتے پھرتے تو ہیں، گھر سے مسجد اور مسجد سے گھر پیدل ہی آتے جاتے ہیں، مگر ان کو چلنے میں کچھ آزمائش ہوتی ہے، کیونکہ ان کے گھٹنے مکمل سیدھے نہیں ہوپاتے، بلکہ گھٹنوں کا جھکاؤ آگے کی جانب رہتا ہے۔ اور نماز میں بھی جب سجدے سے اٹھتے ہیں، تو انہیں ایک ہاتھ سے ممبر وغیرہ کا سہارا لینا پڑتا ہے، اگر سہارا نہ لیں، تو کھڑے ہونے میں کافی آزمائش ہوتی ہے اور نارمل کیفیت کی بنسبت کچھ وقت بھی زیادہ لگتا ہے۔ برائے کرم شرعی رہنمائی فرمائیں کہ ایسے امام کے پیچھے نماز شرعاً درست ہے یا نہیں؟

جواب

پوچھی گئی صورت میں اگر امام صاحب میں امامت کی تمام شرائط پائی جاتی ہیں اور وہ وہاں موجود افراد میں سب سے زیادہ مسائلِ نماز و طہارت جانتے ہیں، تو ان کے پیچھے نماز بلا کراہت درست ہے۔ اور اگر وہاں کوئی ایسا شخص موجود ہو، جس میں امامت کی تمام شرائط پائی جائیں اور وہ امام صاحب کی بنسبت مسائل نماز و طہارت زیادہ یا ان کے برابر جانتا ہو، تو اس صورت میں ان امام صاحب کے پیچھے نماز مکروہِ تنزیہی اور خلاف اولیٰ ہے۔

یاد رہے کہ مذکورہ حکم فی نفسہٖ نماز سے متعلق ہے، البتہ اگر یہ چیز لوگوں کے لئے باعثِ نفرت اور جماعت میں کمی کا سبب ہو، بالخصوص جب امام نارمل کیفیت سے زیادہ وقت لگاتا ہے، تو واقعی لوگوں کو یہ بات سخت ناگوار اور نئے نمازیوں کے لئے باعثِ تشویش ہوتی ہے، ایسی صورت میں بہتر یہ ہے کہ ایسے شخص کو امام مقرر کیا جائے، جو جامع شرائط اور ہر اعتبار سے کامل ہو، کیونکہ جو ہر اعتبار سے کامل ہوتا ہے، اسی کی امامت افضل ہے۔

بہتر امام وہ ہے، جو ہر لحاظ سے کامل ہو۔ چنانچہ تبیین الحقائق شرح کنزالدقائق میں ہے: ”كل من كان اكمل فهو افضل،لان المقصود كثرة الجماعة ورغبة الناس فيه اكثر واجتماعهم عليه اوفر“ ترجمہ: ایسا شخص جو ہر لحاظ سے اکمل ہو، وہی امامت کے لئے افضل ہے، کیونکہ مقصد جماعت کی کثرت ہے اور لوگوں کی ایسے شخص میں رغبت اور اسکے پیچھے نماز پڑھنے کی خواہش زیادہ ہوتی ہے۔ (تبیین الحقائق شرح کنزالدقائق، ج 1، ص 134، مطبوعہ، المطبعۃ الکبری الامیریہ، القاہرہ)

اسی بارے میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ارشاد فرماتے ہیں: "امام اُسے کیا جائے جو سنّی صحیح العقیدہ، صحیح الطہارۃ، صحیح القراءۃ، مسائلِ نماز و طہارت کا عالم، غیر فاسق ہو، نہ اُس میں کوئی ایسا جسمانی یا روحانی عیب ہو، جس سے لوگوں کو تنفر ہو۔ (فتاوی رضویہ، ج 6، ص 626، مطبوعہ، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

کن لوگوں کے پیچھے نماز مکروہ ہے، اس بارے میں ارشاد فرماتے ہیں: "فان من مسائل کراھۃ الامام مفرعۃ علی ھذا الاصل وھوان من کان فیہ تنفیر الناس وقلۃ رغبتھم فامامتہ مکروھۃ کولد بغی وابرص شاع برصہ وغیرھما" کیونکہ کراہتِ امامت کے بعض مسائل اس ضابطہ پر مبنی ہیں، وہ ضابطہ یہ ہے کہ ہر وہ شخص جس کے ساتھ لوگوں کو نفرت اور قلتِ رغبت ہو اس کی امامت مکروہ ہے، مثلاً ولد الزنا اور برص والا ایسا شخص کہ جس کا مرضِ برص پھیل گیا ہو وغیرہما۔ (فتاوی رضویہ، ج 6، ص 462، مطبوعہ، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

جس کے پاؤں میں ٹیڑھا پن ہو، اسی طرح بعض دیگر افراد کی امامت مکروہِ تنزیہی ہے۔ چنانچہ درِ مختار مع رد المحتار میں ہے: بین القوسین مزیدا من رد المحتار: "تکرہ (الظاھر انھا تنزیھیۃ) خلف۔۔۔ مفلوج وابرص شاع برصہ (وکذلک اعرج یقوم ببعض قدمہ، فالاقتداء بغیرہ اولی تتارخانیۃ وکذا۔۔۔ من لہ ید واحدۃ۔۔۔ والظاھر ان العلۃ النفرۃ)" ترجمہ: فالج زدہ، برص والا جس کا برص پھیل چکا ہو اور اسی طرح لنگڑا جو بعض قدم کے سہارے کھڑا ہوتا ہو، ان سب کے پیچھے نماز مکروہِ تنزیہی ہے، پس ان کے علاوہ کی اقتداء اولیٰ ہے، تتارخانیہ۔ اور اسی طرح کا حکم اس شخص کا ہے، جس کا ایک ہی ہاتھ ہو۔ اور ظاہر یہ ہے کہ (ان کی امامت مکروہ ہونے کی) علت لوگوں کا نفرت کرنا ہے۔ (درِ مختار مع رد المحتار، ج 1، ص 562، مطبوعہ، دار الفکر، بیروت)

اسی بارے میں فتاویٰ عالمگیری میں ہے: "لو کان لقدم الامام عوج وقام علی بعضھا یجوز وغیرہ اولی" ترجمہ: اگر امام کے پاؤں میں ٹیڑھا پن ہو، کہ پورا پاؤں زمین پر نہیں جما سکتا، تب بھی اس کی امامت جائز ہے، مگر (اس کے مقابلے میں) غیر معذور کی امامت بہتر ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری، ج 1، ص 85، مطبوعہ، دار الفکر)

مذکورہ افراد کی امامت اس وقت مکروہ ہے، جب وہاں اور کوئی امامت کا زیادہ حقدار موجود ہو، ورنہ نہیں۔ چنانچہ درِ مختار مع رد المحتار میں ہے: بین القوسین مزیدا من رد المحتار "ھذا (ای ما ذکر من کراھۃ امامۃ المذکورین) ان وجد غیرھم (ای من ھو احق بالامامۃ منھم) والا فلا کراھۃ" مذکورہ لوگوں کی امامت اس وقت مکروہ ہے جب ان سے زیادہ امامت کا حق دار کوئی موجود ہو، ورنہ مکروہ نہیں۔ (درِ مختار مع رد المحتار، ج 1، ص 562، مطبوعہ، دار الفکر، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد فرحان افضل عطاری مدنی

فتوی نمبر: GUJ-0051

تاریخ اجراء: 21 ربیع الثانی 1447ھ/15 اکتوبر 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net